



## سوال

اہل بدعت کے بارے میں سوال و جواب

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چند ایک نیک افراد ایک بڑی آباد بستی میں رہتے ہیں وہاں ایک بڑی جامع مسجد ہے باجماعت نماز ادا کی جاتی ہے۔ بستی میں صرف یہی ایک مسجد ہے۔ وہ مسجد اتنی بڑی ہے کہ نماز پنجگانہ میں شریک ہونے والے نمازی اس میں آسانی سے نماز پڑھ لیتے ہیں اور پھر بھی خالی جگہ بچ جاتی ہے۔ واضح رہے کہ بستی کے تمام افراد نماز باجماعت کے پابند نہیں چند نیک لوگ ہیں جو پابندی سے نماز باجماعت ادا کرتے ہیں... ایک چھوٹی سی جماعت بستی والوں سے الگ ہو گئی ہے وہ بدعتوں اور خلاف سنت اعمال کی تردید کرتے ہیں اور بستی والوں کے اس رویہ کو بھی برا سمجھتے ہیں کہ وہ شعائر دینیہ کے قیام میں کوتاہی کرتے ہیں اور انہیں کامل طریقہ سے ادا نہیں کرتے۔ واضح رہے کہ بستی والے فرقہ تہجانیہ سے تعلق رکھتے ہیں... چنانچہ اس چھوٹی جماعت نے فیصلہ کیا کہ وہ بسی کے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے کیونکہ وہ امامت کا اہل نہیں اور غلط قسم کے تیجانی عقیدہ میں ایسی باتیں کہتا ہے جن میں غلو اور شرک پایا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ان افراد نے ایک نئی مسجد بنالی جو پہلی مسجد سے زیادہ دور نہیں ہے وہاں وہ توحید کا درس دینے لگے اور اتباع سنت کی تعلیم دینے لگے اور بدعات و خرافات سے روکنے لگے۔ چنانچہ کئی نوجوان اس کی طرف مائل ہو گئے۔ جنہیں ان کے گھر والوں نے بہت تنگ کیا۔ بستی والوں کا یہ فیصلہ ہے کہ نئی جماعت دین سے کوئی تعلق نہیں رکھتی اور نئی مسجد کی حیثیت مسجد ضرائکی سی ہے... حالانکہ اس جماعت میں ایک عالم بھی موجود ہے جس نے مدرسہ زیتونہ سے تعلیم حاصل کی ہے اور فقہ مالکی کا عالم ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس کی نئی تعمیر کی جانے والی مسجد کا کیا حکم ہے؟ کیا اس کے بارے میں ان کی یہ بات صحیح ہے کہ یہ مسجد ضرائ ہے؟ طریقہ تیجانیہ کی تردید کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟ اور ان کا ایمان کیسا ہے؟... اگر کوئی طالب علم اس بستی میں اصلاح کی خواہش رکھتا ہو تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ ان گمراہ تیجانیوں کی مسجد میں جا کر ان کی اصلاح کی کوشش کرے؟ کیا وہ دوسری تبع حق جماعت سے الگ ہو جائے کیونکہ انہوں نے نئی مسجد تعمیر کر کے فتنہ کھڑا کر دیا ہے یا وہ اہل حق کی چھوٹی جماعت کے ساتھ رہے اور دوسروں سے قطع تعلق کر لے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(۱) اگر صورت حال واقعی اسی طرح ہے جس طرح سوالوں میں ذکر کی گئی ہے کہ گاؤں کی واحد بڑی مسجد پر تیجانیوں کا قبضہ ہے اور وہ اس میں علی الاعلان بدعات و خرافات پر عمل پیرا ہیں اور اہل حق نے ان کی تردید کی انہوں نے بات نہیں مانی اس لئے یہ لوگ الگ ہو گئے اور نماز قائم کرنے کے لئے مسجد بنالی... تو اس صورت میں ان کی مسجد 'مسجد ضرائ' نہیں ہے۔

(۲) طریقہ تیجانیہ والوں کی بدعات و خرافات کی تردید کرنا اہل سنت و باجماعت کے علماء کا فرض ہے 'طریقہ تیجانیہ والوں کا مقام اور ان کی ایجاد کردہ بدعات و خرافات کی وجہ سے ان کا کیا حکم ہے؟ اس موضوع پر مجلس افتاء نے ایک مستقل مقالہ تحریر کیا ہے!

!دیکھئے اسی باب میں فتویٰ نمبر: ۵۵۵۳۔



وہ ملاحظہ کریں۔

(۳) جس کے پاس علم ہو اور اسے امید ہو کہ اس کی نصیحت قبول کی جائے گی وہ ان سے می جوں رکھ سکتا ہے اور انہیں نصیحت کر سکتا ہے۔ شاید وہ اس کی نصیحت قبول کر کے اپنی بدعتوں سے باز آجائیں یا بدعتیں کم کر دیں۔ اگر یہ امید نہ ہو تو پھر ان سے میل جوں نہیں رکھنا چاہئے۔  
حدا ما عنہمی والندرا علم بالصواب

## فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ